تبصــرہ کتب

نام کتاب : ,,علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت "

مولف : محمد سعد صدیقی

ناشر : شعبہ تحقیق ، قائداعظم لائبریری، باغ جناح ، لاہور۔

طبع : اول ، ۱۹۸۸ء

صفحات : ۴۴۸

تقطیع : $\frac{۲۶×۲۰}{۸}$

قیمت : ۱۰۰ روپے

زیر نظر کتاب کو ,,علم الحدیث" کے موضوع پر اردو کے سرمائے میں ایک مفید اضافہ قرار دیا جا سکتا ہے ۔ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے پہلے چار ، علم الحدیث سے متعلق عمومی بحثوں پر مشتمل ھیں مثلاً حدیث کا لغوی و اصطلاحی مفہوم، حجّیت حدیث اور اس کے دلائل عقلی و نقلی، اصطلاحات علمِ حدیث اور تاریخ تدوینِ حدیث وغیرہ ۔ پانچویں باب میں برصغیر میں علم حدیث کی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے جس میں بقول مؤلف :

,,اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ حصہ پاکستان میں ہونے والی خدمات تفصیل کے ساتھ اور دوسرے حصہ میں ہونے والی خدمات کا اختصار کے ساتھ جائزہ پیش کیا جائے،،

اس باب میں سات ادوار قائم کئے گئے ہیں جن میں مسلمانوں کے ورودِ سندھ سے لے کر قیام پاکستان تک، برصغیر میں خدمت حدیث بجا لانے والے ۳۵۳ علماء کا مختصر تعارف ترتیبِ زمانی کے اعتبار سے پیش کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ حواشی میں مصادر و مراجع کا حوالہ مہیا کر دیا گیا ہے جو ایک اہم علمی خدمت ہے۔

کتاب کے چھٹے اور آخری باب کا عنوان ,,پاکستان میں علمِ حدیث کی خدمت،، ہے اور اسی کو کتاب کے عنوان کا جواز تصور کیا جا سکتا ہے۔ اس حصہ میں مزید ۵۳ علماء (اور ان کی نمایاں تالیفات) کا نسبةً مفصل تعارف شامل ہے جس کے بعد ان تعارفی شذروں کی کل تعداد ۴۰۶ ہو جاتی ہے۔

کتاب کے آخر میں اشاریہ نیز اصطلاحات اور مصادر و مآخذ کی فہرست ہے۔ اشاریہ اس اعتبار سے بہت مفید ہے کہ اعلام جو متن کتاب میں ترتیب زمانی سے لائے گئے ہیں یہاں الفبائی ترتیب میں مل جاتے ہیں تاہم طباعت کی فروگذاشتیں جو کتاب میں جا بجا کھٹکتی ہیں، یہاں زیادہ ناگوار گزرتی ہیں اور اشاریہ پر اعتماد کو کم کر دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر اشاریہ کا پہلا ہی نام ,,آدم بن ایاس،، ، متن کتاب میں ,,آدم بن ابی ایاس،، ہے۔ اسی طرح تیسرا نام ,,آل احمد بن محمد،،، متن میں ,,آل محمد بن محمد،، ہے۔ اشاریہ و متن کی یہ عدم مطابقت قاری کے لئے الجھن پیدا کرتی ہے۔ اشاریہ کے پہلے کالم کا آخری نام مولانا ابوبکر غزنوی مرحوم کا ہے اس کے آگے صفحات کا اندراج ہی موجود نہیں ۔ کتاب کے باب ششم میں ہر

سوانحی شذرہ ,,سوانح، ایک نظر میں" کے جلی عنوان سے شروع ہوتا ہے البتہ صفحہ ۳۹۸ پر مولانا محمد عبدالرشید نعمانی کا شذرہ اُن کے نام سے شروع ہوتا ہے۔ کتاب کی موجودہ اسکیم میں تو اس استثناء کا کوئی سبب سمجھ میں نہیں آتا لیکن محسوس یہ ہوتا ہے کہ اگر سارے اعلام اسی نہج پر ترتیب دیئے جاتے تو زیادہ مناسب ہوتا کیونکہ ,,سوانح ایک نظر میں" کی تکرار بے سود معلوم ہوتی ہے۔

کاغذ اور گٹ اپ عمدہ ہے البتہ کتابت اس معیار کی نہیں۔ امید ہے نقشِ ثانی، نقش اوّل سے بہتر ہوگا۔

خورشید رضوی

●●●